ھو الغنی

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

حکایت عجیبہ منظوم

مولفہ و مصنفہ جناب مولوی حکیم حسن علی صاحب رئیس سہسرام

مطبع قیصری پٹنہ باہتمام خواجہ محمد خلیل الدین طبع شد

سنہ ۱۳۱۳

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد باری تعالی

بگویم حمد رب العالمین را	که پیدا کرد او عرش برین را
کنم اظهار شکر ذات مطلق	که هست او خالق و رزاق برحق
بحمدش قوت نطق و بیان را	ز شکرش لذت کام و زبان را
عجب صانع که از نیروی قدرت	بقول کن هزاران کرد صنعت
ز ملک نیستی آورد عالم	بمشتی خاک پیدا کرد آدم
به نقاشی نگار آسمان بست	که عقل قدسیان از فهم او پست
زمین را کرد فرشش از بهر مخلوق	که تا یابد براحت رزق مرزوق
ز جودش یک بیک معمور گشتند	بفیضش سر بسر مسرور گشتند
ز ایمان خانهٔ دل پر صفا کرد	قلوب المؤمنین عرش خدا کرد
رحیم و خالق و ستار برحق	کریم و رازق و غفار مطلق
ز حد نعمت او بر نیایم	همان بهتر که حمد او را ستایم

نعت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین

بیا ای کلک اینک تر زبان شو	به نعت سروری شیرین دهان شو
زهی سرور که تاج سروران ست	دُر یکتای قعر بحر جان ست

۱

تقریظ فاضل اوحد مولوی نعمان احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات عالیدرجات

یہہ بات مسلمات سے ہے کہ دینی علوم کی ترقی اور تنزل پر اسلام کی ترقی و
تنزل منحصر ہے اسلیئے کہ ہر چیز کی پوری قدر و منزلت اور اوسکی کامل محبت
اوسکے ادراک حقیقت پر موقوف ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ علم عربی کی تحصیل بغیر
تحصیل بغیر دین کی کتابون اعنی قران و حدیث اور تفسیر و فقہ سے کماحقہ واقف
اور مستفید و متمتع ہونا بہت دشوار ہے ۔ کیونکہ ہر شے کے لئے اوسکا علم
مقدم اور ضروری ہے ۔ اسی علم دین کے نقصان اور فقدان سے اسلام کے
مہر درخشان اور نیر رخشان پر (جس کے عالم افروز انوار اور جہانتاب لمعات
سے کسی زمانہ مین زمین و زمان منور اور ضیا گستر تھا) اب ایسی جہل کی ظلمت
اور گھٹا چھا گئی کہ حق و باطل مین امتیاز حسن و قبح مین تفرقہ باقی نرہا ۔ قومی ہمدردی

دلربا شکل ملکی ترقی کی جانفزا صورت نظر نہین آتی۔ تمام مورخین اور محققین عالم
اس سے کہ وہ لوگ کسی ملت ومذہب کے ہون اسکو خوب جانتے ہین
کہ جسنے اقطار عالم کو عموماً اور عرب کے تیرہ وتار سرزمین کو خصوصاً تہذیب
کی روشنی تمدن کے پرتو معاشرت کے نور۔ حق پرستی کے فروغ سے
پرنور اور طرح طرح کی خوبیون سے معمور کردیا وہ اسلام ہے اسلام۔
جس نے نظام عالم اور ارتباط بنی آدم اور روحانی ترقیات کی مستحکم اصولون
کا ایک سودمند مجموعہ اور کارآمد دستور العمل انسان کو مرحمت فرمایا۔
وہ اسلام ہے اسلام۔ جس نے وحشت بغض وحسد وغیرہ وغیرہ
برائیون کے آثار کو صفحۂ روزگار اور لوح جہان سے یکقلم حرف
غلط اور نقش باطل کی طرح مٹا دیا وہ اسلام ہے اسلام۔ جس نے
افسردہ طبعون کے پژمردہ دلون کو خوش اخلاقی کے ولولون محبت
کی امنگون سے بھر دیا وہ اسلام ہے اسلام۔ جس نے خشک مغزون
شوریدہ سرون کے ماؤف دماغ مین نشۂ الفت کا ترنگ اور عقل کا غلغلہ
اور باہمی اتحاد کی شورش پیدا کی وہ اسلام ہے اسلام۔ جس نے
خدای پاک کی خالص توحید اور بے لوث تقدیس کا ذوق شوق سے ایک
عالم کو جلوہ دکھایا وہ اسلام ہے اسلام۔ مختلف اور مخالف
مذہبون کے ساتھ بھی جس نے ہمدردی مہرورزی کا رابطہ خوبی اور

خوش اسلوبی کے ضابطہ سے قائم رکھا وہ اسلام ہے اسلام۔ دنیا
کو جس نے عدالت عفت حکمت شجاعت کا سبق پڑھایا وہ اسلام ہے
اسلام۔ جس نے زہد و تقوی کے گرانبار کوہ کو اپنی شکر وحی کے
انجاز سے برکاہ کر دکھایا وہ اسلام ہے اسلام۔ جس نے مردانگی
اور فرزانگی سے انسان کے نامحدود جذبات نفسانی کے زور آور
اور پر جوش ولولون کو حد اعتدال سے بڑھنے نہ دیا وہ اسلام ہے اسلام۔
ہلاکت کے پر خطر طوفان خیز سمندر سے کشتی شکستگان مذاہب کو جس نے
زور شور سے ساحل مقصود تک پہونچایا وہ اسلام ہے اسلام۔ فرط
رحمت اور وفور شفقت سے جس نے آسایش جاودانی اور نجات دوجہانی کی
کفالت کا گرمجوشی کے ساتھ بیڑا اوٹھایا وہ اسلام ہے اسلام۔ اپنے
ستمگار غدار جفاکار دشمنون کے زخم مصیبت پر جس نے لطف و کرم
سے مہربانی و کشادہ پیشانی حسن سلوک دلداری غمخواری کا مرہم
لگایا وہ اسلام ہے اسلام۔ جسکی شان و شوکت جسکی عظمت و جلالت
جس کی رعب و ہیبت سے کسرے و قیصر لرزان و ترسان تھے جس
کی باجگذاری نے روم و ایران کا فخر بڑھایا وہ اسلام ہے اسلام۔ جل
جلالہ یا تو اسلام کا روشن ستارہ اسقدر اوج پر تھا کہ جس کی چمک دمک
سے سارا جہان نورانی ہو گیا تھا یا اب اس حضیض ظلمت او تنزل مین

اگیا کہ ڈھونڈھنے سے بھی اوسکی اوس تیز روشنی کی جھلک نظر نہین آئی۔ ہاے افسوس کہ نیرنگ زمانہ اور انقلاب روزگار نے اسلام سے شفیق و مہربان کے ساتھہ کیسی کیسی کج ادائی بے پروائی سنگدلی بیرحمی بیدردی بے اعتنائی برتی۔ واحسرتا و دریغا کہ جس فیاض اسلام نے اپنے بیشمار فیض و احسان کی بوچھار سے ایک عالم کو شور بور کر دیا اب وہی اسلام ہے کہ اپنی جماعت کی نامہربانی اور ناقدردانی سے مائل فریاد و فغان اور اونکی سہل انگاری پر نوحہ گر۔ اور اوسکی غفلت شعاری پر مرثیہ خوان ہے کہان ہین اسلام کے داعیان دولت اور اعیان حضرت۔ کیا ہوے بزرگان دین اور حامیان شریعت۔ کدھر گئے ناصران ملت۔ کہان سوے ہین دردمندان قوم۔ اب بھی ذرا خواب غفلت سے بیدار اور نشۂ بیخودی سے ہشیار ہون۔ اسلام کا حال زار ملاحظہ کرین۔ اوسکے تنزل کا روزنامچہ پڑھین۔ اوسکے درہمی برہمی کا دفتر معائنہ فرمائین۔ اوسکے جانکاہ درد دلفگار الم پر آنسو بہائین۔ چارہ گری کی نظر سے دیکھین۔ کہ وہ کیسا بے یار و یاور ہو رہا ہے۔ اوسکے ایوان رفیع الشان کے ارکان و قوایم کیسے متزلزل ہو رہے ہین اوسکی دلگیر حالت دردانگیز آفت ترحم کے لایق ہے اوس غمدیدہ و ستم رسیدہ کی مظلوم صورت مغموم ہیئت غمخواری و تیمارداری کی مستحق ہے۔ اوسکی چشم خونچکان خونابہ فشان کا اشک حسرت شفقت سے

پوچھنے کے قابل ہے اے ہماری پیاری قوم کے نامور بزرگو۔ اے اسلام کے عوارض و امراض کے غمخوار طبیبو بلا جبر و اکراہ بطیب خاطر حسبۃً للہ خالصاً مخلصاً لوجہ اللہ دوڑو۔ اسلام کی چارہ گری اور دستگیری کرو۔ اوسکی ناکامی اس درجہ تک پہونچی کہ غیر قوم بھی اوسکی غمناک حالت پر رو دیتی ہین آپ سب صاحب جانتے ہین کہ حضرت زہرا کا پھولا پھلا باغ اسی اسلام کی حمایت و حفاظت مین یزید کے صرصر ظلم اور سموم ستم سے تاراج خزان ہوا آل رسول اولاد بتول غنی گلگون قبایان دشت کربلا اسیران بند کرب وبلا نے اسی اسلام کے مددگاری اور پاسداری مین اپنے نازنین جسمونکو (جو برگ گل سے بھی زیادہ تر لطیف و نازک تھے) اعدائے ستمکیش ناحق کوش کے تیر جفا کا نشانہ بنایا خاندان رسالت اور دودمان امامت کے مخدرات عالیات اور معصوم شیرخوار بچون کو شامیون کی شامت اعمال سے اسلام کی نصرت و معاونت مین کیسی کیسی اچھوتی مصیبتین کیسی کیسی انوکھی آفتین اوٹھانی پڑین۔ کہ جسکے سننے سے کلیجا موُنھہ کو آتا ہے۔ دل پاش پاش ہوجاتا ہے حضرات غیرت کا مقام ہے کہ ہمارے بزرگوارون اور پیشواؤن نے تو اسلام پر جان شیرین تک فدا کرنے مین مضائقہ نکیا اور ہم مسلمان اپنے مال کے کسی حصہ یا اپنے دولت کے کسی جزو سے دریغ کرین۔ واے برین دینداری وحیف برین مسلمانی۔ حضرات مین نے آپنے کچھ خیال فرمایا کہ اسلام

کی غمگساری اور مددگاری کیا ہی - اے صاحبو کتب دینیہ کے ترویج مین صرف ہمت فرمائی - اس میدان مین تیزی کے ساتھ قدم بڑھایئے دینیات کے مدارس کی دامے درمے قلمے قدمے امداد و اعانت کیجئے تاکہ اوسکے لازمی نتیجون اور لابدی ثمرون کے فیض سے اسلام کو از سر نو عہد شباب اور اوسکے اقبال کی آمد آمد کی فصل بہار نصیب ہو - ہر گاہ کہ اسلام دینی و دنیوی ترقیات کا کفیل ہے تو ایسی صورت مین وہ پورے طور سے امداد کا سزاوار ہے - آپ صاحبونکے عالیجاہ مصارف جو دنیوی کامون اور چند روزہ بلند نامیون مین ہوتے ہین اگر اوسکا نصف بلکہ چہارم بھی اسلامی اعانت مین صرف ہو تو کامل یقین اور واثق امید ہے کہ تمام عالم مین اسلام کی شوکت و کامیابی کا دوبارہ ڈنکہ بجنے لگے - ہزار شکر ہے کہ اندنون اس نامی گرامی شہر کے بعض عظماء کبرا جوش دینداری اور درد اسلامی سے اس مفید عام کام اعنی مدرسہ اسلامیہ طلبۃ العلوم پٹنہ واقع محلہ گنگھیہ ٹولہ کے اہتمام اور اوسکی ترویج و ترقی کی التزام کی طرف دل و جان سے ملتفت و متوجہ ہوگئے ہین اب مین اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرنا چاہتا ہون کہ خداے پاک آپ صاحبون کی عمر و دولت اور توفیق نیک اور روز افزون ہمت کو کافی برکت عطا فرمائے اور آپکی ان عمدہ کوششون کو (جو اسلام کی ترقی سے تعلق رکھتے ہین) مشکور اور کامیاب کرے ٥٥

واضح ہو کہ اس تحریر دلپذیر و تقریر پر تاثیر کو تحریر المعی عالم لوذعی فاضل اوحد جناب مولوی حکیم نعمان احمد صاحب نیموی نے بتاریخ ۲۴ ربیع الاولی سنہ ۱۳۱۳ ہجری روز دوشنبہ گیارہ بجے دنکو انجمن اسلامیہ مدرسہ طلبۃ العلوم مین (جسکے ممبران و منتظمان حضرات ذیل مین) اپنی زبان فصاحت ترجمان سے بڑے ولولہ و جوش کے ساتھ پڑہا سامعین نے بھی ہمہ تن گوش ہو کر ذوق شوق سے سنا سبحان اللہ کیا تقریر ہی مومنین کو لاسنے والی جوش دلانیوالی خواب غفلت سے جوکانے والی اسلام کی اعانت کیطرف مائل کرانیوالی حمیت دینی بڑہانیوالی مسلمانون کے حال زار پر رلانیوالی۔ اللہ تعالے ایسے حامی اسلام کو ہمیشہ دین کی اعانت مین سرگرم و آمادہ رکھے اور اونکے کلام نصیحت التیام سے سب مسلمانون کو بہرہ مند کرے اور ہم مسلمانونکو بابو مولوی شیخ فضل الرحمن صاحب دام اقبالہ کا بھی شکر گذار ہونا چاہیے کہ جنکی فرمایش و اعانت سے یہہ تحریر مطبع احسن المطابع پٹنہ واقع پویا گلی مین باہتمام مولوی محمد عبدالقادر کے چھپی۔

اسمای سامیہ ممبران و منتظمان مدرسہ اسلامیہ طلبۃ العلوم واقع شہر پٹنہ عظیم آباد محلہ لنگھیہ ٹولہ مکان جناب سید حاجی قاضی علی اشرف صاحب عرف پیارے صاحب

جناب مولانا الحاج محمد عظیم صاحب	جناب مولانا حکیم حفاظت حسین صاحب
جناب مولانا حکیم گلزار علیصاحب	جناب مولانا حکیم عبدالحمید صاحب
جناب قاضی علی اشرف صاحب عرف پیارے صاحب رئیس خانان مدرسہ	جناب حکیم سید محمد امیر صاحب رئیس
جناب مولوی شیخ فضل الرحمان صاحب رئیس	جناب مولوی سید حامد حسین صاحب رئیس

جناب حافظ سید حمید الدین صاحب عرف جناب لاڈلے صاحب خلف جناب پیارے صاحب مرحوم

جناب مولوی محمد منیر صاحب ناظر مدرسہ جناب مولوی حکیم نعمان احمد صاحب جناب مولوی حبیب الحق صاحب

جناب مولوی محمد اسحاق صاحب جناب مولوی حفیظ الله صاحب جناب مولوی ظہیر الدین صاحب

التماس

پوشیدہ نرہے کہ یہہ مدرسہ اسلامیہ ۱۷ ماہ شوال ۱۲۹۹ ہجری سے قائم ہوا ہے۔ بفضلہ تعالے اوس تاریخ سے آجتک کتب متداولہ اور علوم رسمیہ کا زبان فارسی وعربی کے درس وتدریس جاری ہے۔ بالفعل مدرسہ کا ماہانہ چندہ پچاس ساٹھ روپیہ آتا ہے اور خرچ بھی اسی اندازہ سے ہوجاتا ہے باین تفصیل ماہانہ: مدرس اول بیس روپیہ۔ مدرس دوم دس روپیہ ومدرس سوم پانچ پانچ روپیہ۔ مدرس چہارم دو روپیہ۔ تحصیلدار دو پانچ روپیہ۔ دیگر متفرقات پانچ روپیہ۔ طالب العلموں کی یوماً فیوماً کثرت ہوتی جاتی ہے چنانچہ آج کل تخمیناً ڈیڑھ سو طلبہ تحصیل علوم مین سرگرم ہین مدرسین مذکورین صدر سے بوجہ کثرت طلبہ کے اچھی طرح تعلیم نہین ہوسکتی۔ اسلئے رؤسای عالی وقار ذو المجد والکرم اور عامہ مسلمین دیندار ارباب همم سے یہ التماس ہے کہ بامداد [illegible] یا جسطرح ہوسکے مدرسہ کی اعانت فرماوین کہ انتظام حسب خواہ وترقی خاطر خواہ ظہور مین آوے

در مطبع احسن المطابع واقع شہر عظیم آباد محلہ پویا گلی طبع شد
سنہ ۱۳۱۰ ہجریہ